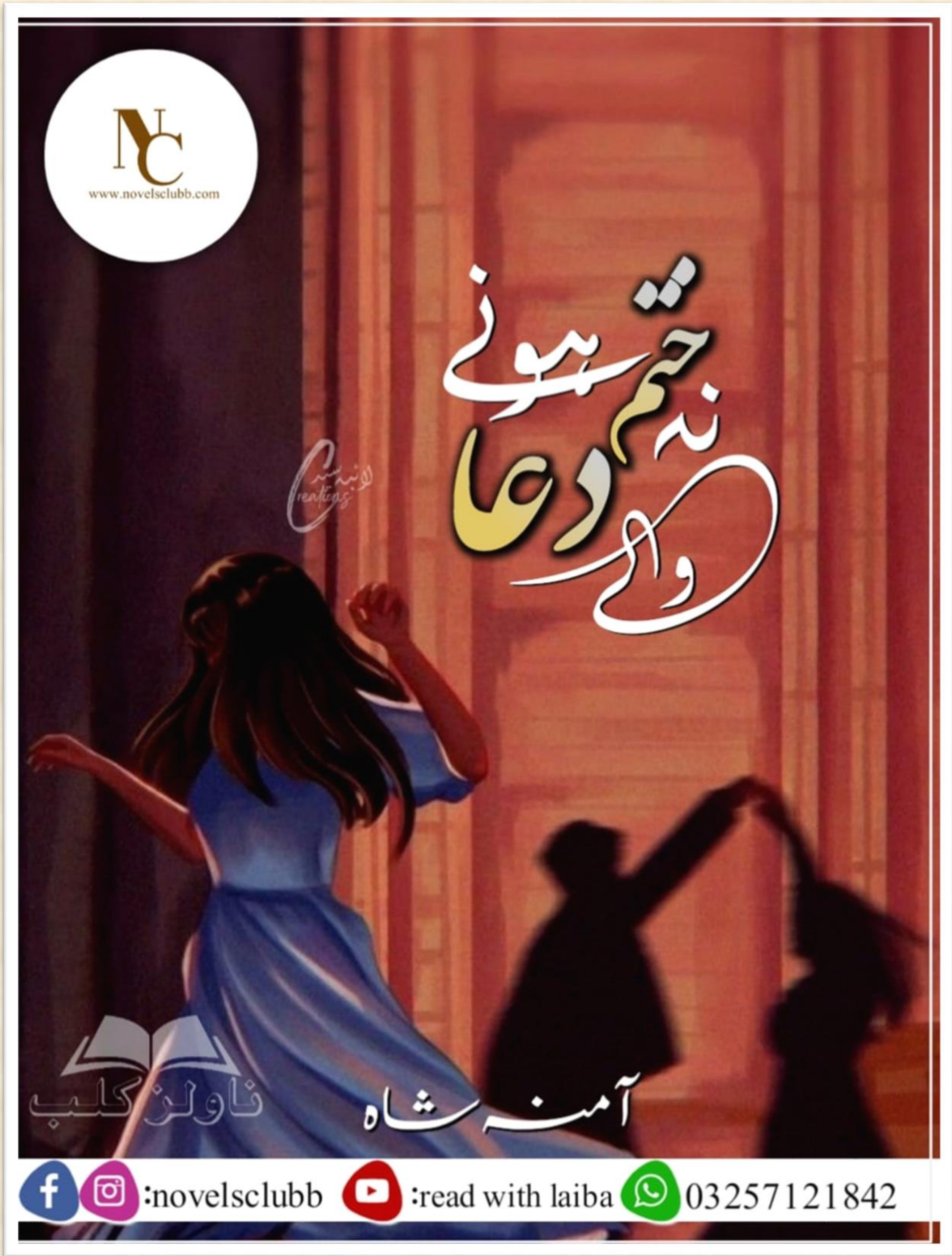
www.novelsclubb.com
نہ ختم ہونے والی دعا
آمنہ شاہ
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

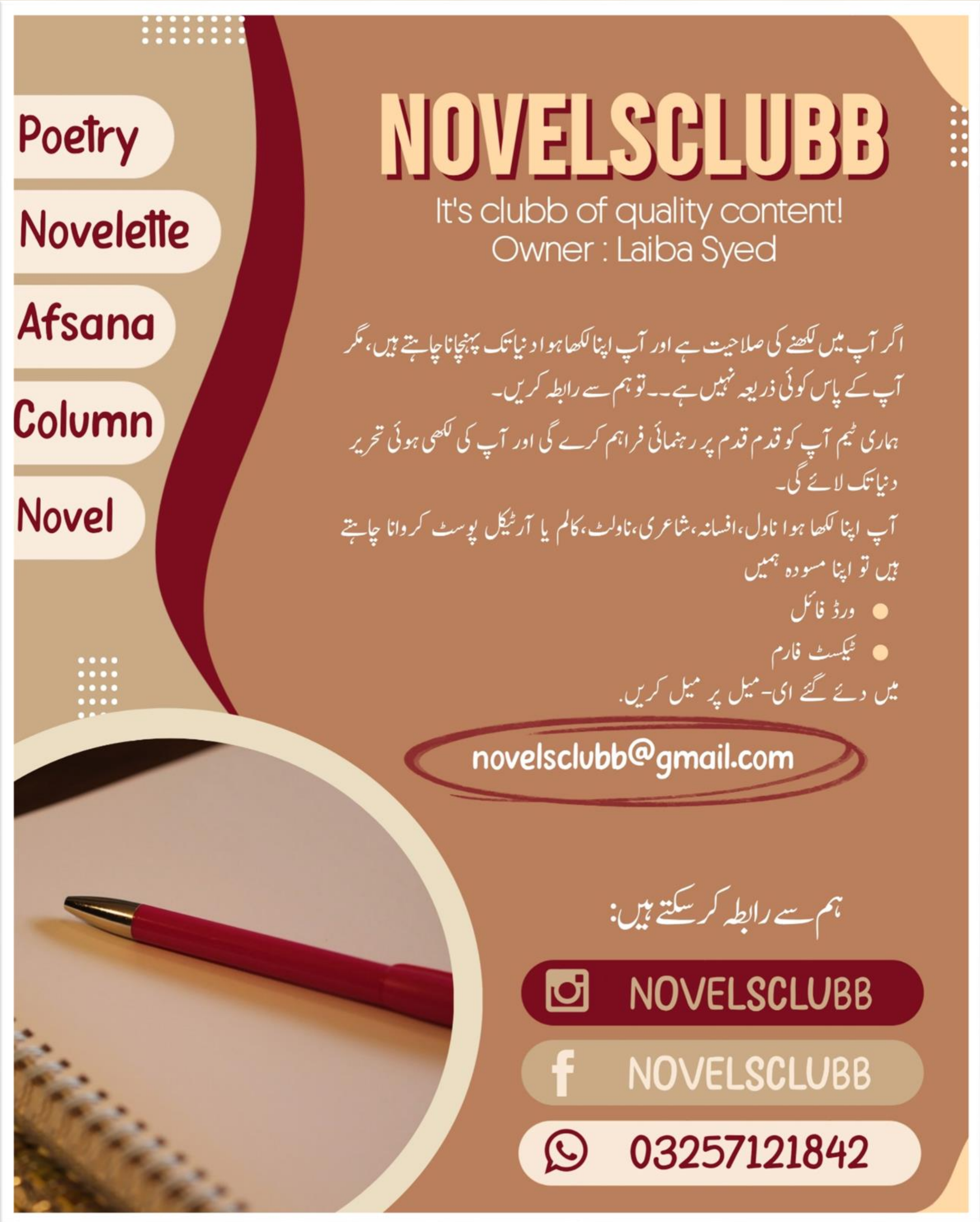
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

نہ ختم ہونے والی دعا

از قلم

آمنہ شاہ

Clubb of Quality Content!

ناول: نہ ختم ہونے والی دعا

قسط :۰۱

رائٹر : آمنہ شاہ

وہ تینوں دوستیں رات کے ایک بجے کراچی کے مشہور کلب میں پارٹی اور تفریح کے لیے آئی ہوئی تھیں۔ راہا خانزادی اپنی نرم آواز میں نینی کو کہتی ہے---"اس کا اصل نام تو نادیہ تھا لیکن وہ اپنے دوستوں کے گروپ میں نینی کے نام سے جانی جاتی ہے کیونکہ سب دوست اسے پیار سے اسی نام سے پکارتے ہیں۔ نینی، چونکہ چینچل اور ماڈرن قسم کی لڑکی ہے اور اس کا تعلق ایک امیر خاندان سے ہے-- جو کراچی کے جانے مانے بزنس مین اقتدار خان کی بیٹی ہے۔"

ارے یار بس اتنی ہی، یہ کون سا کوئی ہیوی ڈوذ تھی راہا جو اپنے موبائل کی طرف متوجہ تھی...." اس کی بات سن کر فوراً اپنی نظروں کا زاوایہ اینی کی طرف کر گی۔

عنایا کو اس کی دوستیں اسے پیار سے اینی کہ کر پکارتی ہے اور وہ بھی نادیہ کی طرح اپنے نک

نیم سے ہی دوستوں کے گروپ میں مشہور ہے۔ ٹائم دیکھ رہی ہو،" کیا ہو رہا ہے ؟ رات کا ایک بج رہا ہے، اگر میں اگلے آدھے گھنٹے میں گھر نہ پہنچی تو ڈیڈ پھر صبح کو میری کلاس لے گے، میں نے ان سے جھوٹ بولا تھا کہ ہم آج کا کانٹریکٹ سائن کرنے کیخوشی میں ریسٹورنٹ جا رہے ہیں پارٹی کے لیے لیکن اگر انہیں پتہ چل گیا کہ میں تم دونوں کے ساتھ کلب میں ہوں تو وہ بہت بری طرح سے میری کلاس لے گے۔ ""سر، کام ہو چکا ہے جیسا آپ نے کہا تھا۔ وہ شخص کلب کی دوسری سائیڈ پر کھڑے ہو کر فون پر اپنے ایک ایمپلائی بات کر رہا ہوتا ہے۔ سر، وہ شخص دوسرے فلور کے روم نمبر 347 میں موجود ہے۔ ٹھیک ہے، کل صبح تک تمہارے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر ہو جائے گی۔ شکریہ سر۔ یہ کہتے ہی دوسری جانب سے کال منسوخ ہو چکی تھی۔۔ ویٹر جو ابھی ڈرنک کا گلاس لے کر جا ہی رہا تھا اچانک سے کسی شخص سے ٹکرانے کے سبب راہا کے کپڑوں پر گرا دیتا ہے راہا جو اپنے موبائل میں مصروف تھی۔ اس اچانک سچوئشن پر چلاتے ہوئے کہتی ہے یا کیا کیا ہے تم نے ؟ ایم سو سوری میم، میں ابھی واش کر کے آتی ہوں۔ میرا انتظار کرنا نینی' مجھے لگتا ہے

میری کل پکا کلاس لگے گی۔ نینی جو اس کے ساتھ ہی کلب سے نکل رہی تھی۔۔ راہا کے کہنے پر وہی رک جاتی ہے۔ تمیں کیا لگتا تمہارا باس ان معصوم لوگوں کو نقصان پہنچائے گا اور میں یوہی دیکھتا رہوں گا۔ اب مجھے جلدی بتاؤ تمہارے باس کا کیا نام ہے؟ اس سے پہلے میں سیدھا تمہارے سینے میں اپنی پسٹل کی ساری گولیاں اتار دوں۔ تم لوگ منشیات اسمگل کرتے ہو اور نوجوان نسل کو تباہ کر رہے ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہیں یوں جانے دوں گا؟ نہیں، تم لوگوں کو سزا ملنی چاہیے۔ اور تملوگوں کی سزا اسوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے۔ چل اب جلدی اپنے باس کا نام بتا۔ وہ جو اپنی شرٹ واش کرنے جا رہی تھی کہ اچانک ایک خوفناک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے آیا ہے جسے دیکھ کر وہ بہت ڈر جاتی ہے اور موت کا لفظ اس کے دل اور دماغ کو بہت خوف ذدہ کر دیتا ہے۔ لیکن وہ اس شخص کا چہرہ نہیں دیکھ پاتی کیونکہ اس کا چہرہ ماسک سے ڈھکا ہوتا ہے سوائے اس کی سیاہ وحشت ذدہ آنکھوں کے جو اس کے ماسک سے نظر ارہی تھی، جس کی وجہ سے وہ اس کا مکمل چہرہ نہیں دیکھ پاتی ہے۔ وہ ابھی اس منظر کو دیکھ ہی رہی ہوتی ہے۔ کے اچانک سے اس کے موبائل فون پر مریم بیگم

کی کال آتی ہے۔ فوراً وہ اپنی توجہ موبائل کی طرف مرکوز کر لیتی ہے۔ 'اس وقت کہا ہو رہا ہا؟'۔ 'جی ماما، میں ابھی اپنے دوستوں کے ساتھ راستے میں ہوں۔ کیونکے وہ جانتی ہے کہ اگر بتا دیا کہ میں کلب میں ہوں، تو صبح کو ڈیڈ کے ساتھ ساتھ موم بھی میری کلاس ضرور لیں گی۔' لیکن موت کا لفظ اس کے دل و دماغ میں اک عجیب کشمکش پیدا کر دیتا ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا کرے۔ سر مجھے جانے دیں میں اپنے باس کا نام نہیں جانتا ہو عادل غصے میں چلاتے ہوئے کہتا ہے۔ اگر تم نے اپنے بوس کا نام نہیں بتایا تو اس کمرے سے، تمہاری لاش ہی باہر جائے گی۔ 'اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بولتا عادل اپنی پسٹل کی ساری گولیاں اس شخص کے دل کے آر پار کر دیتا ہے۔ راہا جو اپنی دوستوں کے ساتھ کلب میں پارٹی کے لیے آئی تھی، اب اس واقعے کے بعد اتنے زیادہ خوف میں مبتلا ہو چکی تھیکہ اس کے دل و دماغ میں صرف موت کا لفظ گونج رہا تھا۔ وہ ان آنکھوں کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی، جن میں وہشت کے سوا کچھ نا تھا۔ اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ ان منشیات جیسے چیزوں کو اس دنیا سے ختم کر دے جو نوجوانوں کی تباہی کا سبب بن رہی ہیں۔ "راہا گھر آنے کے بعد بھی اسی

کشمکش میں مبتلا ہوتی ہے کہ وہ ٹھیک سے اپنی نیند بھی پوری نہیں کر پاتی۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ آسمان پر نیلی روشنی کم ہو رہی ہوتی ہے اور اس کی جگہ دن کی روشنی لے لیتی ہے، اور ستارے آسمان میں کہیں چھپ جاتے ہیں۔ یا یوں کہنا بہتر ہو گا کہ دن کی ہلکی ہلکی پھیلی ہوئی روشنی رات کے اندھیرے کی جگہ لے لیتی ہے، کیونکہ ہر اندھیری رات کی ایک صبح ہوتی ہے۔ ایسی ہی ایک روشنی کسی کی زندگی میں آنے والی ہوتی ہے، مگر ایسی روشنیاں بہت سے ستاروں جیسی چاندنی کو پیچھے چھوڑ کر آتی ہیں۔ پھر رات کے بعد ہی صبح کا آنا ظے ہے، لیکن وہ شخص اس بات سے بے خبر سو رہا ہوتا ہے

("ٱلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ ٱلنَّوْمِ۔ ("نماز نیند سے بہتر ہے)

پھر سے ایک قریبی مسجد سے اذان کی آواز کمال احمد خان کے بنگلے۔ تک پہنچتی ہے۔ اتنے میں مریم بیگم اٹھ جاتی ہیں اور ان کے ساتھ ان کے شوہر کمال احمد خان بھی اٹھ کر مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہیں، اور مریم بیگم گھر پر نمازِ فجر ادا کرتی ہیں۔

مریم بیگم نماز ادا کرنے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہیں اور پھر اپنی بیٹی کے اچھے نصیب اور اس کے لیے ہدایت کی دعا مانگتی ہیں کیونکہ وہ اپنی بیٹی کے ہر عمل سے واقف ہوتی ہیں اور رات کو اپنی بیٹی کی حالت دیکھ چکی ہوتی ہیں۔ مریم بیگم قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد کچن کی طرف چل پڑتی ہیں اور اپنی فیملی کے لیے تین سے چار ملازمین کی مدد سے ناشتہ تیار کرتی ہیں۔ اتنے میں کمال احمد خان اپنے دفتر جانے کے لیے تیار ہو کر ناشتے کی میز پر آجاتے ہیں۔ مریم بیگم آگے بڑھ کر اپنے شوہر کے لیے چائے نکالتی ہیں۔ کمال احمد خان اپنی نرم مگر سنجیدہ آواز میں اپنی بیٹی کے متعلق سوال کرتے ہیں:

"ہماری بیٹی کہاں ہے؟"

جی،وہ تو ابھی تک سو رہی ہے۔ صبح کے نو بج رہے ہیں اور وہ ابھی تک سو رہی ہے۔ کیا" اسے نہیں معلوم اس خاندان کی روایت کے بارے میں کہ جب تک فیملی کے تمام افراد ناشتے کی میز پر موجود نہ ہوں،ناشتہ نہیں کیا جاتا؟" مریم بیگم اتنے میں شابانہ کو آواز دیتی ہیں، جو کہ ایک بھروسے مند اور کافی پرانی ملازمہ ہے۔

"جی بیگم صاحبہ؟"

جاؤ اور جا کر راہا سے کہو کہ ناشتہ لگ چکا ہے اور ان کے والد انہیں یاد کر رہے ہیں۔ "ابھی"

وہ بات کر ہی رہے ہوتے ہیں کہ اتنے میں انہیں سیڑھیوں سے جوتوں کی آواز آتی ہے۔

فوراً ہی مریم بیگم آواز کی جانب متوجہ ہوتی ہیں۔

گڈ مارننگ، ڈیڈ! لو، آ گئی آپ کی صاحبزادی!"" راہا، ہم نے آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ"

"!سلام کہتے ہیں، نہ کہ گڈ مارننگ

اف ڈیڈ، یہ ماڈرن دور ہے، اس میں سب گڈ مارننگ ہی کہتے ہیں!"" لیکن میرے خاندان"

میں یہ سب نہیں چلے گا!" کمال احمد اپنی سنجیدہ آواز میں کہتے ہیں۔

"اور آپ اپنا حلیہ درست کریں، یہ کس طرح کا حلیہ بنایا ہوا ہے؟"

ڈیڈ، صحیح تو ہے میرے کپڑے!" مریم بیگم اپنی بیٹی کو خاموش رہنے کا کہتی ہیں، "راہا،"

"خاموش ہو جاؤ، تمہارے ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

اف ڈیڈ، موم، کیا ہو گیا آپ کی سوچ کو؟ ماڈرن دور میں رہتے ہوئے آپ یہکس طرح کی"

"باتیں کر رہے ہیں؟

مجھے میرا یہی حلیہ پسند ہے، لیکن یہ میرے خاندان کا رواج نہیں ہے۔ ہمارے گھر کی"

"!بیٹیاں ایسی ڈریسنگ نہیں کرتیں

کمال احمد خان سخت آواز میں کہتے ہیں، "ٹھیک ہے، ڈیڈ، راہا ناشتہ کی طرف متوجہ ہو جاتی

ہے۔ "اور ہاں، آج 11:00 بجے ہماری داود لگاری کے ساتھ میٹنگ ہے اور یہ بہت اہم

CEO of میٹنگ ہے۔ اس میٹنگ میں آپ کی موجودگی بہت ضروری ہے۔ بطور

Kamal Ahmed Khan Textile۔ آج کی میٹنگ میں ہم اپنے نئے پروجیکٹ

کو لے کر آ رہے ہیں اور اس میں کچھ دوسرے چھوٹے بڑے کاروباری لوگ بھی موجود

ہوں گے۔"" تم اپنی ماما کے ساتھ 9:30 پر آفس میں موجود ہو، اگر دیر ہو گئی تو تمہیں اپنی

سزا خود منتخب کرنی ہوگی۔ اس بار کوئی آسان سزا نہیں ہوگی!" راہا یہ سب سن کر لاپرواہی

سے اپنا سر جھٹکتی ہے۔ اور کمال احمد خان اپنی کرسی سے اٹھ کر اپنی گاڑی کی طرف چل

پڑتے ہیں جہاں ان کا ڈرائیور ان کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ کمال احمد خان کے ساتھ گارڈز کی

دو گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں۔ پیچھے سے راہا اپنے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوے نہایت افسوس کے ساتھ کہتی ہے،"مجھے نہیں لگتا کہ میں ان کی اپنی اولاد ہوں، مجھے لگتا ہے جیسے انہوں نے مجھے یتیم خانہ سے لیا ہے مریم بیگم بس اپنی بیٹی کو دیکھ کر افسوس سے سر جھٹکتی ہیں اور افس کے لیے تیار ہونے اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی ہیں۔۔

نادیہ ائینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو پونی سے آزاد کرتی ہے اس کے بال ابشار کی مانند اس کی کمر پر لہلہاتے ہیں۔۔۔

جو کہ اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتے ہیں۔۔ چھوٹی بی بی بڑی بیگم صاحبہ آپ کو نیچے ناشتہ پر بلا رہی ہیں ایک ملازمہ دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہتی ہے جی میں اتی ہوں نادیہ انہیں نرمی سے جواب دیتی ہے۔

راہا ڈائننگ ٹیبل سے سیدھا لان کی طرف آتی ہے اور بے حد افسوس بھری نگاہوں سے پودوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے لگتا ہے مالی ٹھیک طرح سے ان کی دیکھ بھال نہیں کر رہا

ہے۔۔۔ جب اس کی نظر پاس ہی پڑے ہوئے پانی والے

پائپ کی طرف جاتی ہے کیوں نہ میں اج ان پودوں کو پانی دوں یہ کہتے راہا پائپ سے پودوں

کو پانی دینے لگتی ہے چلو ان کا بھی بھلا ہو جائے گا اور میرا ابھی ٹائم پاس ہو جائے گا اگر وہ

جان جاتی اسے اس بھلائی کی کتنی

بڑی قیمت ادا کرنی ہوگی تو وہ کبھی بھی یہ بھلائی کرنے نہ سوچتی۔ کیوں کہ راہا خانزادی کو

اپنے اپ سے اور اپنے نام سے بڑھ کر کچھ بھی عزیز نہیں تھا وہ اپنی خود اعتمادی اور

مغروریت میں ہر گز کمپرومائز برداشت نہیں کرتی تھی۔۔

نادیہ سلینہ بیگم کے ساتھ ناشتہ کرتی ہے۔۔ موم اج میری افس میں بہت اہم میٹنگ ہے

اپ میرے لیے دعا کیجئے گا کہ میں وہ میٹنگ اچھے سے اٹینڈ کر سکوں۔۔ اپنی موم کو انفارم

کرتی ہے۔۔ سلینہ بیگم اپنی دعاؤں میں نادیہ کو افس روانہ کرتی ہے۔

راہا ائینے کے سامنے کھڑی اپنی خوبصورتی کو سراہ ہی رہی ہوتی ہے کہ اتنے میں مریم بیگم راہا

کے کمرے میں اتی ہیں۔۔۔ تمہارے ڈیڈ نے تمہیں افس انے کا کہا تھا اور تم ابھی تک

یہیں ہو۔۔ مریم بیگم نہایت برہمی سے راہا کو ڈانٹتے ہوئے کہتی ہیں۔۔۔

جبکہ 10:45 ہو چکے ہیں۔۔اور تمہاری تیاری بھی ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے بس پانچ

منٹس موم میں ابھی تیار ہو کے نیچے اتی ہوں اپ بس گاڑی میں جا کر بیٹھے میں ابھی آرہی

ہوں۔راہا نرم لہجے میں جواب دیتی ہے۔۔

کمال احمد خان نہایت ہی غصے میں میٹنگ روم میں بیٹھ کر اپنی صاحبزادی کا انتظار کر رہے

ہوتے ہیں۔۔۔میں نے کہا بھی تھا راہا سے یہ بہت ہی امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔لیکن یہ اج

بھی لیٹ ہے ابھی وہ یہ سوچ ہی رہے ہوتے ہیں کہ کلک کی اواز

سے میٹنگ روم کا ڈور اوپن ہوتا ہے اور میٹنگ روم میں بیٹھے سبھی لوگوں کی نظروں کا مرکز

دروازہ بند کرتی ہوئی وہ نازک وجود ہوتی ہے جیسے کچھ لوگ تو پیار اور محبت سے جبکہ کچھ لوگ

نہایت ہی رشک بھری نظروں سے دیکھ رہے ہورے ہیں

جیسے ہی کمال احمد خان کی نظر اس کی ڈریسنگ کی طرف جاتی ہے۔۔ان کی انکھوں میں

ایک دم غصہ چھا جاتا ہے کیونکہ اس وقت راہا بلیک جینز ٹوپ پہنے اور ساتھ بلیک ہی لمبا کوٹ

پہنے ہوئے تھی اور اپنے

ریشمی سیاہ بالوں کو پونی ٹیل میں قید کیا ہوا تھا جو اس کی شخصیت کو پر اعتماد اور مغرور ظاہر کر رہے تھے۔ راہا فل کانفیڈنس سے چلتے ہوئے مغرورانہ انداز سے اپنی سیٹ پر بیٹھتی ہے۔۔ جو کہ کمال احمد خان کے لیفٹ سائیڈ پر تھی۔

ہیلو ایوری ون لگتا ہے اپ سب کی میٹنگ کافی اچھی جا رہی ہے میرے بغیر۔۔ جب کہ داود لغاری فوراہی جواب دیتے ہیں۔ جن کی نظروں کا مرکز یہ نازک وجود کچھ ہی دیر پہلے بنا تھا۔ نہیں اپ کے بغیر میٹنگ کیسے اچھی جا سکتی ہے فورا سے پہلے جواب دیتے ہیں۔ چلیں دیکھتے ہے۔ پھر اپ کی بات کس حد تک درست ہے راہا مغریت بھرے لہجے میں جواب دیتی ہے۔

کچھ دیر پہلے اپنے ڈیڈ کی انکھوں میں غصے کی سرخی دیکھ چکی تھی۔ اسی لیے وہ سب سے ہلکی پھلکی گفتگو کرتی ہے تا کہ اس کے ڈیڈ کا غصہ تھوڑا کم ہو سکے۔۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ اج اسے سخت ترین سزا ملے گی۔۔ کیونکہ ایک تو

وہ الریڈی لیٹ تھی اور اوپر سے میٹنگ میں بھی پانچ منٹ بعد پہنچی تھی۔شاہ حویلی میں دیکھیں تو وہاں رضیہ بیگم ملازمین کے ساتھ ناشتہ تیار کروا رہی تھی۔۔جہاں ایک طرف حویلی میں برتنوں کی کھنکناہٹ کی اواز تھی۔۔وہیں دوسری طرف ایک کمرہ ایسا بھی تھا جہاں سناٹا چھایا ہوا تھایا

یہ کہنا بہتر ہو گا اس کمرے میں رہنے والا شخص اس وقت گہری نیند میں تھا۔ کمرے کو دیکھنے سے ایسا لگ رہا تھا۔۔ کہ اس میں رہنے والا شخص نہایت ہی نفاست پسند ہے۔۔اگر ہم کمرے کا جائزہ لیں تو داخل ہوتے ہی سب سے پہلے نہایت ہی نفاست سے لکڑی سے بنا ہوا سیاہ اور سنہری رنگ کے امتزاج سے آراستہ ایک بیڈ ہے۔۔۔۔

بیڈ کے ساتھ دونوں جانب سائیڈ ٹیبلز موجود تھیں، جن پر ایک طرف دھیمی روشنی والی شیشے کی لیمپ رکھی گئی ہے اور دوسری طرف ایک چمڑے کی ڈائری اور گھڑی رکھی تھی، جو وقت کی سختی اور نظم و ضبط کی علامت تھی۔

پورے کمرے میں ایک مخصوص خوشبو پھیلی ہوئی تھی — کسی قیمتی عود یا سندل کی مہک، جو

کمرے کی پُراسراریت میں اضافہ کر رہی تھی۔ دیواروں پر گہرے رنگ کے وال پیپرز تھے، جن پر ہلکے سنہری ڈیزائن بنے ہوئے تھے، جو نہایت سنجیدہ مگر شاہانہ انداز ظاہر کر رہے تھے۔

سامنے کی دیوار پر ایک بڑا سا شیشے کا پینل تھا، جو باہر کے مناظر کو دکھانے کے لیے تھا، لیکن کمرے کے اندر سے دیکھنے کے باوجود باہر سے اندر نظر نہیں آسکتا تھا۔ ایک طرف لکڑی کا ایک نفیس ریک تھا، جس میں کتابیں اور کچھ یادگار
چیزیں رکھی ہوئی تھیں—کچھ پرانی تصاویر، ایک پسٹل اور کچھ دیگر چیزیں جو اس کی شخصیت کے گہرے رازوں کو چھپاتی تھیں۔

کمرے کے ایک کونے میں ایک آرام دہ اور نفاست پسند صوفہ رکھا گیا تھا، جو شاید کسی خاص ملاقات یا گہرے تفکر کے لمحوں کے لیے تھا۔ اس کے قریب ایک چھوٹا سا شیشے کا ٹیبل تھا، جس پر ایک کرسٹل کی بوتل میں پانی اور ایک چھوٹے سائز کا قرآن پاک موجود تھا، جو ظاہر کرتا تھا کہ سخت مزاج ہونے کے باوجود وہ اپنی اصل پہچان سے کبھی غافل

نہیں رہا۔

شاہ حویلی کے مکین کچھ ہی ٹائم پہلے امریکہ سے پاکستان لوٹے تھے۔شاہ حویلی میں رہنے والے صرف تین افراد تھے۔اپ کا اس بارے میں کیا کہنا ہے داود لغاری راہا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔۔ہم اس پروڈکٹ سے کیسے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں مجھے لگتا ہے اگر ہم اس پروڈکٹ کی مارکیٹنگ اچھے سے کریں۔۔تو ہم اس پروڈکٹ سے کافی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔راہا کے عمدہ خیالات سے داؤد لغاری کافی منتفق ہوتے نظر اتے ہیں۔کافی اچھا خیال ہے اپ کا داؤد لغاری راہا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں

کیوں نہ ہم اج ہی اس پروجیکٹ کو سائن کر لیں۔جی جی کیوں نہیں جیسا اپ کہیں کمال احمد سنجیدہ اواز میں انہیں جواب دیتے ہیں۔

رضیہ بیگم ملازمہ کو اواز دیتے ہوئے کہتی ہیں جائیے چھوٹے شاہ کو اطلاع دے دیں ناشتہ لگ چکا ہے اتنے میں رضیہ بیگم اپنی شوہر کو ناشتے کے لیے بلانے جاتی ہیں۔۔شاہ صاحب ناشتہ لگ چکا ہے جی بیگم صاحبہ اپ چلیے ہم ابھی تیار ہو کر اتے ہیں۔۔اتنے میں چھوٹے شاہ

بھی افس کے لیے تیار ہو کر ناشتے کی میز پر پہنچ جاتے ہیں۔۔۔

السلام علیکم موم اینڈ ڈیڈ و علیکم السلام عدنان شاہ نہایت ہی نرمی سے جواب دیتے ہیں۔۔

ائیے صاحبزادے بیٹھ کر ناشتہ کریں ہمارے ساتھ وہ تینوں نفس مل کر ناشتہ کرتے ہیں

ناشتہ کرنے کے بعد عرشمان شاہ رضیہ بیگم سے دعا لے کر اپنی گاڑی کی طرف روانہ ہو جاتا

ہے۔جہاں اس کا ڈرائیور اس کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔۔

جیسے ہی عرشمان شاہ افس میں داخل ہوتا ہے ہر طرف گہما گہمی کا ماحول ہوتا ہے لیکن

اپنے باس کو دیکھتے ہی تمام ایپلائیز اپنی سیٹس پر نفاست سے بیٹھ جاتے ہیں۔۔کچھ لڑکیاں

رشک بڑی نظروں سے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔۔لیکن عرشمان شاہ ان تمام نظروں کو اگنور کر

کرتے ہوئے اپنے افس روم میں انٹر ہو جاتا ہے۔۔۔

کیونکہ وہ ایسی نظروں کا عادی تھا۔۔اس نے اپنی زندگی کے 22 سال امریکہ جیسے ملک میں

گزارے تھے اور اسے ایسی نظروں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔۔عرشمان شاہ نہایت ہی

خوبصورت نقوش کا مالک جو ہر کسی کی توجہ اپنی طرف مبزول کروانے کا ہنر رکھتا ہے اس

کا چہرہ ایسے تراشا ہوا

معلوم ہوتا جیسے کسی ماہر سنگ تراش نے ہر نقش پر باریکی سے محنت کی ہو۔اس کی گہری،

پراثر آنکھیں کسی کو بھی پل بھر میں سحر زدہ کر سکتی ہے۔اس کے چہرے کی سختی اور سنجیدگی

ایک ایسا رعب پیدا کرتی ہے کہ کوئی بھی اس کے سامنے کھڑا ہوتے ہوئے خود کو کمتر

محسوس کرنے لگتا ہے۔اس کے

اندر ایک غیر مرئی کشش ہے جو بنا کچھ کہے ہی سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کروانے کی

صلاحیت رکھتی ہے راہا ابھی اپنا لیپ ٹاپ اوپن کر ہی رہی ہوتی ہے کہ اتنے میں اس کے

ڈسک پر رکھے ہوئے ہیں لینڈ لائن سے کال اتی ہے راہا فوراہی کال کی طرف متوجہ ہوتی

ہے۔۔۔۔

دوسری طرف کمال احمد سختی سے راہا کو اپنے افس میں بلاتے ہیں راہا جلدی سے میرے

افس میں ائیے جی سر میں بھی ارہی ہوں۔راہا نہایت تحمل سے جواب دیتی ہیں۔می ائی کم

ان سر ؛یس؛ کمال احمد نہایت سنجیدہ اواز میں جواب دیتے ہیں۔

راہا جلدی سے افس میں داخل ہوتی ہیں۔۔ جی سر اپ نے بلایا تھا راہا بات کا اغاز کرتی ہے۔

کمال احمد نہایت سنجیدہ اواز میں ایک فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے راہا سے مخاطب ہوتے ہیں

یہ ہمارا نیا پروجیکٹ ہے اور اس کے لیے مجھے انویسٹر کی

ضرورت ہے اور یہ انویسٹر اپ مجھے ڈھونڈ کر دیں گی۔۔ لیکن ایک شرط پر اپ اپنی پہچان

کسی کو نہیں بتائیں گی۔۔۔ کہ اپ کمال احمد خان ٹیکسٹائل کمپنی کی ٹیمپریری سی ای او

ہیں۔۔۔ اور یہی اپ کی میٹنگ میں لیٹ انے کی سزا ہے۔

اور میں امید کرتا ہوں ائندہ اپ میٹنگ میں پانچ منٹ پہلے پہنچے گی اور مجھے اس پروجیکٹ

کے لیے انویسٹر اگلے تین دنوں میں چاہیے ہے۔

لیکن ڈیڈ میں اپنی پہچان کے بغیر اس پروجیکٹ کے لیے انویسٹر کیسے ڈھونڈوں گی۔ جیسے

اپ پانچ منٹ میٹنگ میں لیٹ پہنچی ہیں۔ کمال احمد خان نہایت ہی سنجیدہ اور روبدار اواز

میں جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔

وراس پر راہا کو لگا کہ جیسے اسے اپنے پچھلے کسی جنم میں کیے گئے گناہوں کی سزا اس جنم میں

مل رہی ہے۔۔ کیونکہ اس نے آج تک اپنی پہچان کے بغیر کچھ نہیں کیا تھا۔۔

پر وہ لڑکی کہاں جانتی تھی کہ یہ سفر نہ صرف اسے کامیابیوں کی منزل کی طرف لے کر جائے گا بلکہ اس کی زندگی میں ایک اور نئے سفر کا آبھی اغاز ہو گا۔

راہا، کیپ اٹ اپ!" راہا خود کو ہی حوصلہ دیتے ہوئے کہتی ہے۔"

ابھی وہ کمپنیز کی تفصیلات دیکھ ہی رہی ہوتی ہے کہ اچانک اس کی نظر شاہ شاہ انڈسٹریز کمپنی کے نام پر جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آج راہا کی عرشمان کے ساتھ اپوائنٹمنٹ تھی۔۔ لیکن جیسے ہی راہا کمپنی پہنچی، تو عرشمان کے سیکرٹری نے بتایا کہ کسی ایمرجنسی کی وجہ سے انہیں جانا پڑا۔

یہ آخری کمپنی ہے، راہا! تمہیں اس انویسٹر کو قائل کرنا ہی گا اپنے پروجیکٹ میں انویسٹ" کرنے کے لیے۔" راہا خود سے ہی مخاطب ہوتی ہے۔

جیسے ہی راہا شاہ انڈسٹریز میں انٹر ہوتی ہے، وہاں کے ایمپلاز اس کی جانب متوجہ ہو جاتے

ہیں۔

راہا نے وائٹ جینز اور بلیو شرٹ پہن رکھی تھی، اور اس کے سیدھے سلکی بال کھلے ہوئے اس کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔

راہا کی ہائی ہیلز کی ٹک ٹک نے جیسے پورے آفس کی فضا کو چوکنا کر دیا تھا،

ہر نگاہ بے اختیار اس باوقار قدموں کی طرف کھنچتی چلی گئی۔

جو ہر کسی کی توجہ کا مرکز بن چکے تھے۔۔۔

راہا کیبن کا ڈور نوک کرتے ہی اندر داخل ہوتی ہے۔۔اس کی نظر عرشمان پر پڑتی ہے۔۔

جو لیپ ٹاپ پر جھکا ہوا ہوتا ہے۔ راہا دروازے پر ہی رک جاتی ہے۔ جیسے ہی عرشمان اپنی توجہ دروازے کی طرف مبذول کرتا ہے۔۔اس کی نظر سامنے کھڑی اس حسین پری پیکر پر جا ٹھہرتی ہے۔

دوسری طرف، جیسے ہی راہا عرشمان کو دیکھتی ہے، فوراً اندر آنے کی اجازت مانگتی ہے۔ ایک لمحے کے لیے تو وہ بھی ٹکٹکی باندھ کر اسے دیکھنے لگتی ہے، لیکن جیسے ہی اسے اپنی پنشمنٹ یاد

آتی ہے، فوراً اپنی نظریں جھکا لیتی ہے۔

یس، کم ان۔" عرشمان جو کچھ دیر پہلے کام کی طرف متوجہ تھا اب ریلکس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔"

آئیے، بیٹھیں۔" عرشمان راہا سے مخاطب ہوتا ہے۔"

"جی، آپ کا نام؟"

میرا نام راہا خانزادی ہے۔" راہا پورے اعتماد سے جواب دیتی ہے۔"

راہا ایک فائل عرشمان کی طرف بڑھاتی ہے۔

یہ میرا پروجیکٹ ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ اس میں انویسٹ کریں۔" راہا نہایت ہی"

پُراعتماد لہجے میں کہتی ہے۔

اور آپ کے پروجیکٹ میں ایسا کیا خاص ہے کہ میں اس میں انویسٹ کروں؟" عرشمان

نہایت سنجیدہ آواز میں سوال کرتا ہے۔

ایک پل کے لیے تو راہا کنفیوز ہو جاتی ہے، جبکہ دوسری طرف عرشمان اسے کنفیوز دیکھ کر

مسکرانے لگتا ہے۔ مگر اس سے پہلے کہ رہا نوٹس کرتی، وہ بڑی مہارت سے اپنی مسکراہٹ

چھپا لیتا ہے۔

جی، بولیے۔ "ارشمان محفوظ کن لہجے میں کہتا ہے۔"

آپ کو راہا خانزادی کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل رہا ہے، اس پروجھکٹ کی اس سے بڑی"

بات اور کیا ہو سکتی ہے؟" یہ پروجیکٹ راہا خانزادی کا ہے۔۔۔

عرشمان اس کے جواب پر خاصا محفوظ ہوتا ہے۔ اس کا دل تو چاہتا تھا کہ اس لڑکی کی حالت

پر قہقہہ لگا کر ہنسے، لیکن اس وقت ایسی گستاخی نہیں کر سکتا تھا، خاص طور پر اس لڑکی کے

سامنے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور راہا خانزادی میں ایسا کیا خاص ہے؟" عرشمان ذرا شرارت بھرے لہجے میں۔ پوچھتا"

ہے۔۔ وہی جو ہر کسی میں نہیں ہے۔۔۔۔

"!اگر آپ اس پروجیکٹ میں انویسٹ نہیں کرنا چاہتے، تو اِٹس اوکے

راہا لاپرواہی سے کندھے اچکا کر کہتی ہے۔۔۔

جیسے ہی راہا یہ کہتی ہے، ارشمان فوراً دوبدو جواب دیتا ہے۔

"میں انٹرسٹ رکھتا ہوں، میں انویسٹ کروں گا۔"

اس دوران اس کی نظروں کا مرکز وہی حسین پری پیکر ہی رہی۔

یہ سن کر راہا کے چہرے پر ایک بڑی سی مسکراہٹ آتی ہے، اور اسی لمحے وہ بے اختیار اپنے سامنے کھڑے شخص کو ہگ کر لیتی ہے۔

ارشمان کا دل تو اس پری پیکر کے اس عمل پر پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو ہوتا ہے، جیسے ہی راہا پیچھے ہٹتی ہے، ارشمان فوراً سوال کرتا ہے۔۔۔

"کیا تم سب کو ایسے ہی ہگ کرتی ہو؟

ہاں، کیوں؟ کیا ہوا؟" راہا فوراً ہی جواب دیتی ہے۔"

"ایسے ہر کسی کو ہگ نہیں کرتے، خاص طور پر کسی نامحرم کو۔"

آئی ایم سوری... شاید میں نے ٹھیک سے سنا نہیں، پلیز ریپیٹ کریں؟" راہا فوراً سوال کرتی" ہے۔

جی!" ارشمان فقط ایک لفظ میں جواب دیتا ہے۔"

عرشمان کے جواب پر راہا کو بہت غصہ آتا ہے، لیکن وہ خاموش رہتی ہے، کیونکہ وہ اس انویسٹر کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔ اسی لیے وہ بس اس کے کیبن سے باہر نکل جاتی ہے۔

پیچھے سے وہ شخص اس پری پیکر کے بارے میں سوچ کر ایک بار پھر مسکرا دیتا ہے، مگر اس کی نظریں ابھی بھی دروازے پر ہی ٹکی ہوئی تھی جہاں سے وہ گزر کر گی تھی۔۔

اور وہ تیئس سالہ مرد اپنے سے آٹھ سالہ چھوٹی لڑکی سے پہلی نظر کی محبت کر چکا تھا۔۔۔

ساحل کی نرم ریت پر ننگے پاؤں چلتی ہوئی راہا کے، چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، لہروں کی ٹھنڈی سرگوشیاں جیسے دل کو گدگدا رہی تھیں۔

وہ خوش تھی — آخرکار وہ پروجیکٹ کا انویسٹر ڈھونڈ چکی تھی،

خود کو اپنی کامیابی میں کچھ لمحے کھو جانے دینا چاہتی تھی۔

نینی میں نے کر دیکھا۔ ابھی راہا موبائل پر نادیہ سے اپنی خوشی شیئر کر ہی رہی ہوتی ہے کہ اچانک اس کی نظر اپنے سے کچھ فاصلے پر کھڑے عرشمان کی طرف اٹھتی ہے، جو کچھ ہی فاصلے پر اپنی گاڑی کے ساتھ کھڑا سمندر کی لہروں کے رقص کو انجوائے کر رہا ہوتا ہے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیسے ہی راہا کی طرف عرشمان دیکھتی ہے، اسی وقت عرشمان بھی اپنی نظروں کا رخ راہا کی طرف موڑتا ہے۔۔۔

واٹ آہ سرپرائز!" عرشمان نرم لہجے میں کہتا ہے۔"

جی، آپ یہاں کیسے؟" راہا بھی کال منقطع کر کے عرشمان کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

یہ سوال میں بھی آپ سے کر سکتا ہوں،" عرشمان دلفریب سی مسکراہٹ چہرے پر سجھاتے ہوئے راہا سے سوال کرتا ہے۔

میں تو یہاں کچھ دیر سکون کے لیے آئی تھی،" راہا نرم لہجے میں جواب دیتی ہے۔۔۔"

بے شک، آپ یہاں سکون کے لیے آئی ہیں، لیکن ابدی سکون صرف اور صرف اللہ کی" عبادت میں ہے،" عرشمان اُس پری پیکر کو نرم لہجے میں جواب دیتا ہے۔

وہ کیسے؟" راہا دوبارہ سوال کرتی ہے، جس پر عرشمان کے چہرے پر فوراً ہی ایک" خوبصورت سی مسکراہٹ آتی ہے۔

پھر کسی دن آپ کو تفصیل سے اس بارے میں بتاؤں گا،" عرشمان نرم لہجے میں راہا سے کہتا"

ہے۔

اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ آپ کی پھر کبھی مجھ سے ملاقات ہو گی؟" راہا فوراً ہی سوال "

کر دیتی ہے۔

اب تو ہماری ملاقات ہوتی ہی رہے گی عرشمان نرم لہجے میں جواب دیتا ہے۔۔ چلیں"

دیکھتے ہیں پھر،" راہا یہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف چلی جاتی ہے۔

جب کہ عرشمان ابھی بھی اس کے سوال پر الجھا ہوا ہوتا ہے۔ "اس نے ایسا کیوں کہا؟"

عرشمان دل میں سوچتا ہے، پھر فوراً ہی اپنی سوچ کو جھٹک دیتا ہے۔ "شاید مذاق کر رہی

ہو گی،" وہ خود کو دلاسہ دیتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

کچھ دیر پہلے ہی عرشمان گھر واپس آتا ہے اور سیدھا رضیہ بیگم کے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

کل ہمیں کمال احمد خان کے گھر ڈنر کے لیے جانا ہے،" رضیہ بیگم اپنے بیٹے کو اطلاع دیتی "

ہیں۔

کیا ٹائمنگ ہے؟" عرشمان فوراً سوال کرتا ہے۔ "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رات 8:00 بجے،" رضیہ بیگم جواب دیتی ہیں۔ "

اوکے، موم۔ شب بخیر،" یہ کہہ کر عرشمان اپنے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔ "

زاہد، تمہیں پتا ہے، ڈیڈ نے مجھے جو سزا دی تھی، وہ میں نے پوری کر لی ہے،" راہا زاہد سے " کہتی ہے۔

جس پر زاہد خوشی سے اسے مبارکباد دیتا ہے، جسے سن کر راہا بھی خوش ہو جاتی ہے۔

اوکے، اللہ حافظ زاہد، مجھے کل آفس بھی جانا ہے،" یہ کہہ کر راہا کال آف کر دیتی ہے۔ "

زاہد ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ راہا اور زاہد کی دوستی کالج سے میں شروع ہوئی تھی۔۔ اور پھر اس کے بعد راہا اپنی مزید تعلیم کے لیے امریکہ چلی جاتی ہے۔

لیکن جانے سے پہلے، راہا اور زاہد ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ راہا کم عمری میں ہی زاہد کو پسند کرنے لگتی ہے۔ زاہد کالج کا ایک ہینڈسم اور ڈیشنگ پر سنیلٹی رکھنے والا لڑکا ہوتا ہے، اور راہا کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے، راہا زاہد کے پروپوزل کو قبول کر لیتی ہے۔

یہ منظر کالج کا ہے، جب راہا زاہد کو اپنے امریکہ جانے کے بارے میں بتاتی ہے، جس پر وہ بہت زیادہ اداس ہو جاتا ہے۔

یار، میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گا؟"زاہد اداس لہجے میں راہا سے سوال کرتا ہے۔"

اس کی بات سن کر راہا بھی اداس ہو جاتی ہے۔

اوکے، اگر تم منع کرو گے تو میں نہیں جاؤں گی،"راہا زاہد سے کہتی ہے۔

نہیں، نہیں، میرا خیال ہے کہ تمہیں جانا چاہیے،"زاہد راہا سے کہتا ہے۔"

جس پر راہا بھی خوشی خوشی راضی ہو جاتی ہے کیونکہ اس کے والد چاہتے تھے کہ وہ اپنی تعلیم امریکہ سے مکمل کرے۔

]

ناول کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

Clubb Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842